Notification No & Date: F.N0. COE/Ph.D./(Notification)/560/2024 Dated: 14/06/2024

Name: Mohd Ahteshamul Hasan

Supervisor Name: Prof. Mohammad Ishaque

Department Name: Islamic Studies

Title: Ikkiswin Sadi mein Zara-e-Iblagh aur Aham Muslim Umoor: Hindustani Tanazur mein

Findings

ذرائع ابلاغ اور اہم مسلم امور کے مختلف پہلوؤں کے مطالعہ سے جو اہم معلومات اور نتائج نکل کر سامنے آتے ہیں، ان کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:

1۔ ہندوستان ایک کثیر مذہبی، لسانی، ثقافتی اور نسلی آبادی والا ملک ہے۔ ملک کی کل آبادی کا 14.2 فیصد مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کی سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی صورتحال دلتوں سے بھی بدتر ہے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ میں مجموعی طور پر مسلمانوں کی افسوسناک تصویر پیش کی گئی ہے۔

2۔ مسلمانوں کی معاشی، تعلیمی اور سماجی ترقی کے لیے بہت کم کام کیا گیا بلکہ ہندوستانی مسلمانوں کے دو بڑے مسائل ایک معاشی، سماجی اور تعلیمی ترقی دوسرے مختلف فرقوں میں ہم آہنگی کو فروغ دینے کے سلسلے میں تساہلی برتی گئی۔ پولرائزیشن اور فرقہ وارانہ تشدد کے معاملات بھی کافی اہم ہیں۔ انتخابات سے عین قبل کچھ سیاسی پارٹیاں اپنے منشور میں مسلمانوں یا مذہبی اقلیتوں کے لیے وعدے تو ضرور کرتے ہیں لیکن اگر اقتدار میں آ بھی گئے تو وعدوں پر کبھی عمل نہیں ہوا۔ آج بھی ہندوستانی مسلمانوں کے وہی مسائل ہیں جو کئی دہائیوں سے درپیش ہیں خاص طور پر فرقہ وارانہ پولرائزیشن اور معاشی، تعلیمی اور سماجی پسماندگی۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے حالات اور مسائل کے لیے دوسروں سے زیادہ وہ خود ذمہ دار ہیں۔

3۔ مسلمانوں کی پسماندگی کی ایک اہم وجہ وسائل کا فقدان بھی ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں مالی فراوانی کے اعتبار سے کئی بڑے نام موجود ہیں، جن کے پاس وسائل کی کمی نہیں ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی سچائی ہے کہ ان میں سے چند ہی مسلمانوں کے کمزور طبقات کے لیے آگے آئے ہیں۔ ایک قابل غور سوال یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے اس طبقہ نے عوام الناس کے لیے کتنے تعلیمی ادارے قائم کیے اور اعلیٰ تعلیم کے میدان میں مسلم نوجوانوں کے لیے کتنے مواقع پیدا کیے؟ اگر ہم اس سوال پر غور کریں تو بات صاف ہو جائے گی۔

4۔ مسلمانوں کے حوالے سے پروپیگنڈے کیے جا رہے ہیں جس میں الزامات بڑی شاطرانہ مہارت سے تیار کیے جا رہے ہیں۔ یہ الزامات عوامی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے پھیلائے جا رہے ہیں۔ میڈیا کے پروپیگنڈہ سازی کی وجہ سے لوگوں کے اذہان میں مغالطے اور غلط فہمیاں گھر کر جاتی ہے، قومی اور بین الاقوامی سطح پر لوگوں کی ذہنیت مسلم مخالف ہوتی جا رہی ہے اور اصلاح کے لیے نہ کوئی بہتر متبادل ہے اور نہ ہی اس حوالے سے کام کیا جا رہا ہے۔

5۔ ہندوستان یا دوسرے ملکوں کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گردی کا استعمال دودھاری تلوار کے طور پر کیا

گیا۔ نقصان بھی مسلمانوں کا ہوا اور مجرم بھی وہی قرار دیے گئے۔ ان کے لیے مذہبی آزادی کی ضمانت کو مجروح کرنے کی کوششیں کی گئیں ...... نکاح، حلالہ، تین طلاق کے مسئلے کی پس پشت میں مسلمانوں کی شبیہ کو داغ دار کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی، لو جہاد کا بڑے پیمانے پر پروپیگنڈہ کیا گیا، جس کے سبب مسلمان بہت زیادہ بدنام ہوئے ...... ساتھ ہی مسلمانوں کو برادران وطن کی نگاہ میں وحشی، ظالم اور جرائم کے عادی مجرم کے طور پر پیش کرنے کی ممکنہ کوششیں کی گئیں۔ پھر ملکی سطح پر یہ سارے عوام اس طرح سامنے لائے گئے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ مسلم قوم تو ایسی ہی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان ہر سطح پر خود کو اجنبی اور غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں اور منفی سوچ وفکر میں میڈیا کا بھی اہم کردار رہا ہے۔

6۔ مطالعہ سے ادراک ہوا کہ مسلم سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے دوسرے عقائد والوں کے ساتھ تفہیم اور تعاون کا ماحول پیدا کرنے اور اسلام کا صحیح نظریہ پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں اور یہی اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی تاثرات کا ایک بڑا سبب ہے۔

7۔ مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میڈیا صرف اسی خبر کی ترسیل وتشہیر کرتا ہے جس سے اس کے مخالف کی شبیہ شکنی اور اس کے موافق کی شبیہ سازی ہوتی ہو۔ موجودہ عہد کے صحافی اور رپورٹران مشتبہ خبروں کو منظر عام پر لانے سے گھبراتے ہیں، جو بااثر افراد سے تعلق رکھتی ہیں۔ آج کچھ بڑے میڈیا ہاؤس میں جو ایڈیٹر ہیں یعنی وہ شخص جو نیوز روم کو کنٹرول کرتا ہے وہ صحافی نہیں بلکہ وہ کارپوریٹ کی دنیا کا نمائندہ ہے، اسی کے مفادات کو آگے بڑھاتے ہیں، انہی کو تحفظ فراہم کرتے ہیں تبھی آپ دیکھیں گے حال کے گزشتہ دس پندرہ سالوں میں جتنی بھی بڑی خبریں یا انکشافات سامنے آئے ہیں وہ چھوٹے میڈیا کے ذریعہ ہی وجود میں آئے ہیں، صورت حال یہ ہے کہ بڑے میڈیا ہاؤسیز چھوٹی اسٹوری اور چھوٹے میڈیا ہاؤسیز بڑی اسٹوری پیش کرتے ہیں۔ وجہ صاف ہے کہ چھوٹے میڈیا ہاؤسز بغیر کسی دباؤ کے آزادانہ کام کرتے ہیں۔

8۔ حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے کہ میڈیا صرف مسلمانوں کی منفی خبروں کی تشہر کرتا ہے یا پھر خبروں کو منفی صورت گیری کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ ہندوستانی انگریزی میڈیا کے صحافیوں کا اسلام اور مسلمانوں کے معاملات کی گہرائی کا علم نہیں ہوتا ہے یا پھر مسائل کے بارے میں وہ لاعلم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ زیادہ تر میڈیا اکثریت کے کنٹرول میں ہے اس لیے ہدف سامعین کے پیش نظر اسٹوری ترتیب دی جاتی ہے۔

9۔ میڈیا کا گہرائی سے جائزہ لینے اور مختلف اوقات میں اس کی رپورٹنگ کے نشیب وفراز پر باریکی سے نظر ڈالنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ عام حالات میں رپورٹنگ، مباحثے کا انداز دوسرا ہوتا ہے اور خاص حالات میں دوسرا۔ عام حالات میں جہاں اینکروں اور رپورٹرو میں اعتدال اور سنجیدگی دیکھنے کو ملتی ہے وہیں خاص حالات یا ہنگامی حالات میں اعتدال اور سنجیدگی یک لخت غائب ہوجاتی ہے اور اس جگہ بےاعتدالی اور غیر سنجیدگی لے لیتی ہے۔ وہ اینکر اور رپورٹر جو معمول کا لہجہ اور انداز تکلم اختیار کیے رہتے ہیں وہی غیر معمولی حالات میں یکسر بدل جاتے ہیں اور ان کے لہجے میں جارحیت اور ہنگامہ خیزی کی آمیزش ہوجاتی ہے۔ اگر کسی واقعہ سے مسلمانوں کا کسی بھی قسم کا تعلق ہے تو وہ پوری مسلم قوم کو اپنے سامنے ایک فریق کی حیثیت سے کھڑا کر دیتے ہیں اور خود ان کے مقابلے میں ایک فریق بن جاتے ہیں۔

10۔ مذکورہ مسائل یقیناً ایک دن کی صورت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ مسلم مخالف ماحول سازی میں برسہا برس لگ گئے، مسلمانوں کو ان مسائل پر غور وخوض کرنا چاہیے اور عملی اقدامات کرے تاکہ قوم کی بدتر حالت بہتر ہو سکے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ صورت حال میں ایک دم تبدیلی نہیں آتی۔ اس کے لیے مرحلہ وار کام کرنے کی ضرورت ناگزیر ہے اور اس تبدیلی کے لیے میڈیا کا استعمال بہتر صورت ہے۔

ہوگی۔ جب تک میڈیا میں سرمایہ کاری نہیں ہوگی تب تک میڈیا کے ذریعہ کی گئی محدود تبلیغ کے بارے میں بہتر تصاویر پیش نہیں کی جاسکتی۔لیکن اس کے لیے بنیادی طور پر ایک مشترکہ کوشش درکار ہے۔ مسلم قائدین کو بیٹھنا اور سنجیدگی سے غور وفکر کرنا ہوگی، اور ہاں ماضی میں بھی اس طرح کی کوششیں کی جاچکی ہیں اس لیے ان عوامل پر بھی سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے کہ وہ کیا اسباب رہے ہیں جن کی وجہ سے یہ منصوبے کامیاب نہیں ہوسکے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام میں میڈیا کی بے حد اہمیت ہے۔اس کا اندازہ کرنے کے لیے ہمیں ان آیات کا مطالعہ اور ان کے مفاہیم میں غور کرنا چاہیے، جن سے اسلام کے داعیانہ پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔اسلام کے جس آفاقی پیغام کے ابلاغ وترسیل کا امت مسلمہ کو حکم دیا گیا ہے، کیا اس کی وسیع اور عالمی پیمانے پر دعوت اور اشاعت، سائنس وٹکنالوجی کے اس دور میں ذرائع ابلاغ کے سہارے کے بغیر ممکن ہے؟ اسلامی نظریہ ابلاغ کسی انسانی فکر کا اختراع یا محض عقلی بنیادوں پر انسانوں کا تیار کردہ نہیں ہے بلکہ وہ قرآن وحدیث سے ماخوذ ومستنبط ہے۔